جلد ۲۹ | ۲۱ ماہ ظہور ۱۳۲۰ ہش | ۲۶ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ | ۲۱ ماہ اگست ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۹۰

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۶ ماہ رجب سنہ ۱۳۶۰ھ

مسلمانوں کی لامرکزیت کس طرح دُور ہو سکتی ہے

مسلمانوں کی پستی اور ان کی ذلت و نکبت کی داستانیں اس کثرت کے ساتھ زبان زد خلائق ہیں۔ کہ ان کی تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ دین تو بڑی بات ہے۔ دُنیوی اعتبار سے بھی انہیں کوئی وقعت حاصل نہیں۔ اور اس کا اعتراف خود مسلمانوں کو ہے۔ چنانچہ اخبار "زمزم" لاہور (۱۵۔ اگست) لکھتا ہے:۔

"یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ ان (یعنی مسلمانوں) کی انفرادیت و لامرکزیت کی روز افزوں ترقی روبہ ترقی ہی ہے شیرازۂ قومیت پارہ پارہ ہے۔ اور اجتماعی عمل کی صلاحیت اب بھی ان میں نہیں پائی جاتی عوام کو تو جانے دیجئے۔ وُہ تو بے چارے دُنیا و مافیہا سے بے خبر صرف دو روٹی کے چکر میں پھنسے ہُوئے ہیں اپنے خواص کو لے لیجئے۔ وُہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ دُنیا میں انقلاب کی رفتار روز بروز تیز سے تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اور قوم کا حال یہ ہے۔ کہ اس کا انحطاط اپنی آخری حد کو پہونچ گیا ہے۔ اس کی سیاسی جمعیت کا شیرازہ درہم برہم ہے۔ اس کی اقتصادی بدحالی نے اس کو نہ صرف بے غیرت خائن۔ غدّار۔ اور بندۂ نفس بنا دیا ہے۔ بلکہ دین و اخلاق کو بھی برباد کر کے رکھ دیا ہے"۔

یہ جو کچھ کہا گیا۔ بالکل درست ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اس کا علاج کیا ہے؟ کیا وُہ علماء و راہ نما ہیں۔ جو اپنے آپ کو دین کے ستون اور اسلام کے اجارہ دار سمجھتے ہیں۔ اور جن میں سے بعض کو مجدد بھی کہا جاتا ہے۔ "زمزم" ان کے متعلق لکھتا ہے:۔

"ہمارے مفکر و راہ نما اس بات کے عادی ہو گئے ہیں۔ کہ وُہ ایک ایک کر کے قوم کے امراض تو بتلا دیتے ہیں۔ لیکن ان کا علاج نہیں بتاتے۔ قوم کی پستی و ذلت کا نقشہ تو بڑا دردناک کھینچ دیتے ہیں۔ اور فارغ ہو جاتے ہیں۔ کہ ہم نے قومی تعمیر و تنظیم کا حق ادا کر دیا"۔

مگر علماء سے یہ شکوہ بالکل بے جا ہے جب انہیں خود ہی معلوم نہیں۔ کہ مسلمان پستی سے کیونکر نکل سکتے ہیں۔ تو وُہ دوسروں کو کیا بتلائیں

حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی تباہ حالی کا سب سے بڑا سبب ان کی دین سے غفلت اور خدا تعالےٰ کے احکام سے روگردانی ہے۔ "زمزم" نے اس امر کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے۔ کہ:۔

"قوم کی اصل مصیبت یہ ہے۔ کہ اس کی نظروں سے اسلام کا حقیقی نصب العین اوجھل ہو گیا۔ اسلام کے نظامِ فکر۔ نظامِ اخلاق۔ اور نظامِ تمدن کی بنیاد جس مرکزی عقیدہ پر رکھی ہوئی ہے۔ اس کی حقیقت کو مستور کر دیا گیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمان مقدس مذہب اسلام کی برکات سے محروم ہو گئے۔ اور مذہب کی پابندی کے دھوکا میں باطل توہمات اور لغو اعمال میں مبتلا ہو کر اپنی دُنیا اور عاقبت برباد کر رہے ہیں۔ مذہب کے نام پر مہلک غلط فہمیوں۔ باطل توہمات اور لغو اعمال میں مبتلا رہتے ہُوئے مسلمان قیامت تک بھی ترقی نہیں کر سکتے۔ اصل کام ان غلط فہمیوں اور رکاوٹوں کو دُور کرنا ہے"!

مگر ان غلط فہمیوں اور رکاوٹوں کو دُور کون کر سکتا ہے۔ وُہی جسے خدا تعالےٰ اس غرض کے لئے پیدا کرے۔ وُہی مسلمانوں کو اسلام کا نصب العین اپنے سامنے رکھنا سکھا سکتا ہے اور وُہی دین و دُنیا میں ترقی کرنے کے طریق سکھا سکتا ہے

پس اس علاج کی طرف مسلمانوں کو توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اس مامور کو قبول کرنا چاہیئے۔ جو اس زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ اور جو عین وقت پر آ چکا ہے یہ خدا تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ اس نے موجودہ زمانہ میں اس مامور و مرسل کو مبعوث فرمایا۔ اب اسے قبول کرنا مسلمانوں کا فرض ہے۔ ورنہ یاد رکھیں۔ کہ ان کی اصلاح کے لئے نہ کوئی اور آئے گا۔ اور نہ وُہ نکبت و ادبار سے نکل سکیں گے بلکہ روز بروز اس میں گرتے چلے جائیں گے جیسا کہ وُہ گر رہے ہیں۔

بانیٔ سلسلۂ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعُود علیہ السلام اسی امر کا ذکر کرتے ہُوئے فرماتے ہیں:

"یہ لوگ خدا تعالےٰ کے الزام کے نیچے ہیں کہ حمایت کا دعوےٰ کر کے جب آسمان سے ستارہ نکلا۔ تو سب سے پہلے منکر ہو گئے۔ اب وُہ اس خدا کو کیا جواب دیں گے جس نے عین وقت پر مجھے بھیجا ہے مگر ان کو تو کچھ پروا نہیں۔ آفتاب دوپہر کے نزدیک آ گیا۔ ابھی ان کے نزدیک رات ہے۔ خدا کا چشمہ پھوٹ پڑا مگر ابھی

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ظہور ۱۳۲۰ہش۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیروعافیت ہے ؛

قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری اور مولوی محمد یار صاحب عارف مہت پور ضلع ہوشیارپور کے جلسہ سے واپس آگئے ہیں ؛

میر مہدی حسین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں۔ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا (۱) عبد العزیز سیدوالا جو ایک نہائت ہی غریب بیوہ احمدی عورت کا لڑکا ہے۔ مسلول ومدقوق ہے۔ اور نہائت لاچار ہے (۲) منشی سلطان بخش صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کلر کہار ضلع جہلم سخت بیمار ہیں (۳) نور احمد صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ زیادہ بیمار ہیں (۴) میاں محمد ابراہیم صاحب اسماعیلہ ضلع گجرات کا لڑکا غلام احمد شدید بیمار ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے نیز (۵) ایک احمدی فضل کریم صاحب آئی۔ اے۔ او سی جو ہندوستان سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اور (۶) فتح محمد صاحب شر ماآف کراچی جو بسلسلہ جنگ سمندر پار جا رہے ہیں۔ ان کی اور دیگر ایسے تمام احمدیوں کی خیروعافیت کے لئے دعا کی جائے (۷) ایک احمدی سپاہی کلرک جن کا نام وپتہ ظاہر کرنا مناسب نہیں بوجہ احمدیت سخت مشکلات میں ہیں اپنی حل مشکلات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

کوہ مری پر جانے کے خواہشمند میں نے سالی (کوہ مری) میں گرمیوں کے لئے مکان لیا ہے جسکا ایک حصہ ابھی خالی ہے۔ اگر کوئی دوست تبدیلی آب وہوا کے لئے آنا چاہیں۔ تو ان کے لئے یہ جگہ بہت موزوں رہے گی۔ موسم وآب وہوا نہائت عمدہ اور کرایہ بالکل سستا ہے۔ ہم مذاق احمدی سوسائٹی بھی بن جائے گی۔ عبد القیوم خان بٹالوی ٹیبرنامل کاٹیج ڈاک خانہ سالی (کوہ مری)

ولادت خاکسار کے ہاں ۵ اخاء کو لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب درازئ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبد الرحمن بی۔ اے سیکنڈ ماسٹر چک ۳۲ ج

دعائے مغفرت ڈاکٹر فتح دین صاحب کی لڑکی نفیرہ بیگم صاحبہ بعمر ۱۸ سال ۱۳ اگست کو فوت ہوگئی انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار شمس الدین انڈ شاد

انبالہ میں تبلیغی تقریریں

۱۰ اگست ۱۹۴۱ء کو محلہ شکل کنڈ انبالہ شہر میں ایک مولوی ہادی حسن صاحب نے احمدیت کے خلاف تقریریں کیں۔ اور منادی کرائی۔ کہ احمدیوں کو سوال وجواب کا موقعہ دیا جائے گا۔ اول تو مولوی صاحب نے اپنی تقریر کو ایک بجے شب تک جاری رکھا۔ پھر سوال وجواب پر قطعاً آمادگی ظاہر نہ کی۔ اور انکار کر دیا۔ اس لئے جماعت احمدیہ انبالہ شہر کی طرف سے جوابی تقاریر کا اعلان اور منادی کرائی گئی۔ اور ۱۲۔ ۱۳ اگست کی شب اسی محلہ میں تقاریر کی گئیں۔ اول روز مسئلہ وفات مسیح اور حضرت اقدس پر اعتراضات کے جواب دیئے گئے۔ مولوی ہادی حسن بھی مقابلہ کے لئے موجود ہوا۔ اور موقعہ دیئے جانے پر ایک دو صرف ونحو کے اعتراض دو منٹ میں کرکے بیٹھ گیا۔ حالانکہ ۱۵ منٹ بغرض اعتراضات دیئے گئے تھے۔ ان اعتراضات کے جواب دیئے گئے۔ پھر ایک مقامی دوکاندار نے اعتراضات شروع کئے اور جوابات دیئے گئے۔ اس طرح سے یہ مناظرانہ سلسلہ ایک بجے شب تک جاری رہا۔ دوسرے روز اس قدر شور اور دھم مچایا۔ کہ جلسہ کی کارروائی کو مجبوراً بند کرنا پڑا۔ تیسرے روز پھر جلسہ کیا گیا اور مقامی سب انسپکٹر صاحب پولیس کی طرف سے قیام امن کا پورا انتظام کیا گیا۔ ہم سب انسپکٹر صاحب پولیس انبالہ شہر کے مشکور ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی فرض شناسی کا حق ادا کیا۔ خاکسار محمد مستقیم وکیل

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محبتِ الٰہی اللہ تعالیٰ کے احسانات پر غور کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے

"جب انسان ایک مدت تک احسانات الٰہیہ کو بلا شرکت اسباب دیکھتا رہے۔ اور اس کو حاضر اور بلاواسطہ محسن سمجھ کر اس کی عبادت کرتا رہے۔ تو اس تصور اور تخیل کا آخری نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ایک ذاتی محبت اس کو جناب الٰہی کی نسبت پیدا ہو جائے گی۔ کیونکہ متواتر احسانات کا دائمی ملاحظہ بالضرور شخص ممنون کے دل میں یہ اثر پیدا کرتا ہے۔ کہ وہ رفتہ رفتہ اس شخص کی ذاتی محبت سے بھر جاتا ہے۔ جس کے غیر محدود احسانات اس پر محیط ہو گئے۔ پس اس صورت میں وہ صرف احسانات کے تصور سے اس کی عبادت نہیں کرتا۔ بلکہ اس کی ذاتی محبت اس کے دل میں بیٹھ جاتی ہے۔ جیسا کہ بچہ کو ایک ذاتی محبت اپنی ماں سے ہوتی ہے۔ پس اس مرتبہ پر وہ عبادت کے وقت صرف خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہی نہیں۔ بلکہ دیکھ کر سچے عشاق کی طرح لذت بھی اٹھاتا ہے۔ اور تمام اغراض نفسانی معدوم ہو کر ذاتی محبت اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ وہ مرتبہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے لفظ ایتائ ذی القربیٰ سے تعبیر کیا ہے۔ اور اسی کی طرف خدا تعالیٰ نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے۔ فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا۔ غرض آیت ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتائ ذی القربیٰ کی یہ تفسیر ہے۔ اور اس میں خدا تعالیٰ نے تینوں مرتبے انسانی معرفت کے بیان کر دیئے۔ اور تیسرے مرتبہ کو محبت ذاتی کا مرتبہ قرار دیا۔ اور یہ وہ مرتبہ ہے جس میں تمام اغراض نفسانی جل جاتے ہیں۔ اور دل ایسا محبت سے بھر جاتا ہے جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اسی مرتبہ کی طرف اشارہ اس آیت میں ہے۔ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد۔ یعنی بعض مومن لوگوں میں سے وہ بھی ہیں۔ کہ اپنی جانیں رضائے الٰہی کے عوض میں بیچ دیتے ہیں۔ اور خدا ایسوں ہی پر مہربان ہے۔"

(نور القرآن حصہ دوم صفحہ ۴۲)

خُدا کے "موعود خلیفہ" کی آواز

"اب تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی میں زیادہ جوش زیادہ اخلاص اور زیادہ مستعدی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جو شخص ان آخری سالوں میں زیادہ اخلاص دکھلائے گا۔ اگر بالفرض اس سے پہلے سالوں میں کوئی سستی بھی ہوئی ہوگی تو خدا تعالیٰ کہے گا کہ جیسے موت کے وقت کے اخلاص کی قدر کیا کرتا ہوں۔ اسی طرح میں اس اخلاص کی قدر کروں گا۔ اور اس کی تمام کوتاہیوں کو معاف کر دوں گا۔"

اللہ کی رضا کے لئے تحریک جدید کی طوعی قربانی کرنے والو! سال ہفتم قریب الاختتام ہے۔ اور آپ سے حضور چاہتے ہیں۔ کہ اپنے وعدے ۳۱ اگست تک پورے کر دیں آپ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں وعدہ پورا کرنے کے لئے ایسی کوشش کریں۔ کہ ۳۱ اگست تک پوری رقم مرکز میں داخل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

نائیجیریا میں تعمیر مسجد پر ثواب حاصل کرنیکا موقعہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں جو مسجد احمدیہ کی تعمیر کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے ابھی ۲۵۰۰ روپے کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے ابھی موقعہ ہے۔ کہ جن دوستوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا۔ وہ بقدر استطاعت حصہ لے کر ثواب میں شامل ہوں۔ اور جن احباب نے وعدے کئے ہوئے ہیں وہ جلدی انہیں پورا کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال)

تخفیف اسلحہ کی تحریک اور یورپین حکومتیں

مسٹر روزویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ اور مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے اپنی حکومتوں کی طرف سے حال ہی میں جو مشترکہ اعلان کیا ہے اور جس میں وہ اصول بیان کئے گئے ہیں جن کے قیام کے لئے اتحادی نبرد آزما ہیں اس کی ایک شق تخفیف اسلحہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

چنانچہ انہوں نے کہا:۔

"جب تک بری اور بحری اور ہوائی اسلحہ استعمال کیا جاتا رہے گا۔ اس وقت تک کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا دونوں ممالک کا خیال ہے۔ کہ جب تک دنیا میں عام امن کا مستقل اور ہمہ گیر سسٹم قائم نہیں ہوتا۔ اس وقت تک تخفیف اسلحہ نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ وہ ان تمام ممالک کی امداد اور حوصلہ افزائی کریں گے جو کہ اسلحہ کے کمر توڑنے والے بوجھ کو ہلکا کرنے کی کوشش کریں گے"۔

تخفیف اسلحہ کی یہ تحریک جو آج مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ نے کی۔ کوئی نئی نہیں۔ بلکہ کئی سال سے یورپ میں جنگ کو روکنے۔ امن کو قائم کرنے اور آلات و اسلحہ کے استعمال پر قیود عائد کر دینے کے متعلق کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلے اگست ۱۸۹۸ء میں زار روس کی طرف سے یہ تجویز پیش ہوئی۔ اور اس نے بڑی بڑی سلطنتوں کو ایک سرکلر بھیجا۔ جس کا متن یہ تھا۔ کہ "امن و صلح کا تحفظ بین الملی سیاست کا سب سے بڑا مقصد قرار دیا جاتا ہے اسی مقصد کے لئے بڑی بڑی سلطنتوں نے طاقتور فوجیں قائم کر رکھی ہیں۔ اسی امن کی ضمانت کے لئے انہوں نے اپنی فوجی طاقت کو اس قدر بڑھا دیا ہے۔ کہ اس سے پہلے اتنی طاقت کبھی نہ دیکھی گئی تھی۔ اور وہ اسے برابر ترقی دیئے جا رہی ہیں۔ اور اس کی خاطر کسی قربانی میں تامل نہیں کرتیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ شریف تر مقصد یعنی قیام امن کسی طرح حاصل نہیں ہوتا۔

روز افزوں مالی مصارف عام رفاہیت و خوش حالی کے منبعوں کو خشک کئے جا رہے ہیں۔ قوموں کی ذہنی و جسمانی طاقت ان کی محنت اور ان کا سرمایہ سب کچھ اپنے اصل مصرف کی بجائے ایسے کاموں میں صرف ہو رہا ہے جن سے کوئی منفعت حاصل نہیں ہوتا کروڑوں روپیہ تخریب کے ان آلات کی ساخت میں صرف ہو رہا ہے۔ جو آج چاہے سائنس کے منتہائے کمال ہوں۔ مگر کل اسی میدان میں کسی نئے انکشاف سے اپنی قدر و قیمت ضرور کھو دیں گے۔ اس کی بدولت قومی تہذیب۔ اقتصادی ترقی اور دولت کی پیداوار یا تو خطرہ میں پڑ گئی ہے یا اس کا نشو و نما رک گیا ہے۔ مزید برآں جس نسبت سے ہر سلطنت کی فوجی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی نسبت سے اس مقصد کا حصول بعید تر ہوتا جا رہا ہے۔ جسے سلطنتیں حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ اقتصادی مشکلات جو زیادہ تر فوجوں کے ناقابل برداشت حد تک بڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور وہ دائمی خطرات جو آلات جنگ کی اتنی کثرت میں مضمر ہیں۔ ہمارے موجودہ زمانہ کی ہتھیار بند صلح کو ایک جان گسل بوجھ کی صورت میں تبدیل کر رہے ہیں۔ جس کا اٹھانا باشندوں کے لئے مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔ پس یہ بالکل ظاہر ہے۔ کہ اگر یہ صورت حال قائم رہی۔ تو وہ لازماً دنیا کو اسی ہلاکت کی طرف لے جائیگی جس سے بچنا مقصود ہے۔ اور جس کے آلام کا محض تصور ہی انسانی فکر کے لئے بہت ہولناک ہے"۔

جس وقت روس کے ان خیالات کی دنیا میں اشاعت ہوئی۔ تو ہر سلطنت نے انہیں خوب سراہا۔ اور دوسرے ہی سال یعنی ۱۸۹۹ء میں پہلی دفعہ ہیگ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ بری و بحری قوتوں کی ترقی کو بند کر دیا جائے۔ لیکن اس تجویز پر جب بحث ہوئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ کوئی سلطنت بھی اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ امریکہ کے نمائندہ مسٹر ہولس نے تو کھلے طور پر کہہ دیا:۔

"ہر شخص جو بھول پن کی بنا پر تخفیف اسلحہ کی تجاویز سے توقعات وابستہ کئے بیٹھا ہے یا یہ امید رکھتا ہے۔ کہ ایک بین الملی عدالت عالیہ ایک بین الملی پولیس کے ساتھ قائم ہو گی۔ اور اس کے فیصلے دنیا پر نافذ کرائے جائیں گے۔ اس کو آخر میں یقیناً مایوس ہونا پڑے گا"!

آخر اس اہم ترین مسئلہ کو جس پر تمام دنیا کے امن کا انحصار تھا۔ محض یہ ریزولیوشن پاس کر کے ختم کر دیا گیا۔ کہ:۔

"یہ کانفرنس یہ رائے رکھتی ہے۔ کہ فوجی مصارف کو جو بحالت موجودہ دنیا پر ایک بھاری بوجھ ہیں۔ کم کرنا نوع بشری کی اخلاقی و مادی بہبود کے لئے حد درجہ ضروری ہے"

مگر اس ریزولیوشن پر بھی کسی سلطنت نے عمل نہ کیا۔ اور جنگی قوتوں اور اسلحہ میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ۱۹۰۷ء میں جب دوسری ہیگ کانفرنس منعقد ہوئی۔ تو اس کے ایجنڈا میں تخفیف اسلحہ کا ذکر تک نہ تھا۔ بلکہ یہ تصریح کر دی گئی تھی۔ کہ "ایسے مسائل کو ہاتھ نہ لگایا جائے گا۔ جو بری و بحری قوائے کی تحدید سے تعلق رکھتے ہیں"۔ البتہ پہلی کانفرنس کے ریزولیوشن کا اعادہ کر دیا گیا۔ اور یہ بھی قرار پایا۔ کہ چونکہ اس وقت (یعنی پہلی کانفرنس) کے بعد سے تقریباً ہر سلطنت کے فوجی مصارف میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ اس لئے یہ کانفرنس اعلان کرتی ہے۔ کہ یہ امر خاص طور پر مطلوب ہے کہ سلطنتیں اس سوال پر دوبارہ سنجیدگی کے ساتھ غور کریں گی۔ چنانچہ سلطنتوں نے اس پر "غور" کیا۔ اور اس غور کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ انہوں نے اپنی جنگی تیاریوں کو اور بھی بڑھا لیا۔

گذشتہ جنگ عظیم سے تھوڑا عرصہ قبل یورپ کے ارباب فکر میں اس سوال کا پھر چرچا ہوا۔ مگر ابھی اس کا کوئی مناسب حل تجویز نہ ہوا تھا۔ کہ جنگ عظیم شروع ہو گئی اور دنیا کی توجہ اور مسائل کی طرف منعطف ہو گئی۔ البتہ ۲۲ جنوری ۱۹۱۷ء کو صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ولسن نے سینٹ کے نام ایک طویل پیغام بھیجا۔ جس میں لکھا۔ کہ:۔

"فوجوں کے استعمال میں اعتدال کو ملحوظ رکھا جائے۔ جس سے قوائے حرب محض قیام امن کا ذریعہ ہوں۔ اگر ہر ملک میں زبردست سامان جنگ کی صنعت اور افواج کی ترتیب کا سلسلہ جاری ہے۔ تو دنیا کی قوموں میں سکون و اطمینان کا احساس کبھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ بری و بحری افواج اور آلات جنگ کا مسئلہ نہایت اہم اور ضروری مسئلہ ہے۔ جو اقوام عالم اور نوع بشر کی آئندہ قسمت کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے"۔

لیکن اس تجویز کا بھی وہی حشر ہوا جو روس کی تجویز کا ہوا تھا۔ اور بجائے اس کے کہ امریکہ ہی اس پر عمل کرتا وہ خود جنگ میں شریک ہو گیا۔

اب چوبیس سال کے بعد مسٹر روزویلٹ اور مسٹر چرچل نے پھر اس صدا کو بلند کرتے ہوئے دنیا کی سلطنتوں کو تخفیف اسلحہ کا مشورہ دیا ہے۔ اور پھر اسی اصول کو دنیا کی سلطنتوں کے سامنے رکھا ہے جسے وہ ایک عرصہ سے طاق نسیان بنا چکی ہیں اس بات کو تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ اب سلطنتیں اس پر عمل کریں گی۔ یا نہیں۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ نوع انسان کی ہلاکت اور تباہی و بربادی میں آلات و اسلحہ کا بہت حد تک دخل ہے۔ اور ان میں تخفیف کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ ضروری یہ ہے۔ کہ قلوب میں تغیر پیدا کیا جائے اور اللہ تعالے کی خشیت کا جامہ پہنایا جائے۔ کیونکہ اگر دل کی اصلاح نہ ہو۔ اور قلوب میں وحشت اور بربریت کے جذبات موجزن رہیں۔ تو اسلحہ دوبارہ بنائے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر دلوں میں نوع انسان سے محبت پیدا ہو جائے۔ اور تمام لوگ نیکی اور تقوے کا جامہ پہن لیں۔ تو وہ خود بخود دوسروں پر ظلم ڈھانے سے پرہیز کریں گے۔

پس بے شک یہ تحریک بھی ضروری ہے۔ مگر اس سے بھی زیادہ ضروری امر قلوب کی اصلاح اور ان میں نیکی کے جذبات پیدا کرنے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے یہی وہ چیز ہے۔ جس سے مغربی اقوام کے دل ابھی تک خالی ہیں:۔

اگر موجودہ جنگ کے نتیجہ میں دنیا کی بے تباہی کا نقشہ یورپین اقوام کے دلوں پر چھپ جائے اور وہ انسانیت کی قدر و قیمت کو سمجھتے ہوئے انسانی جان کے احترام کو ملحوظ رکھیں۔ تو امید کی جا سکتی ہے کہ تخفیف

ہندوستان میں عیسائیت کی عمارت متزلزل ہو رہی ہے

عیسائیوں کا رسالہ المائدہ لکھتا ہے۔

"پادری رلا رام صاحب نے اتوار کو گرجا میں ہندوانہ طرز پر عبادت کرائی۔ جس کے خلاف پنجاب اور یو۔پی میں طوفان ملامت اٹھا۔ اور سارے ہند پر چھا گیا۔ پادری صاحب ہم سے ناراض ہو گئے۔ کہ ہم نے اسے ہندوانہ عبادت کیوں کہا۔ اب معاصر کوکب نے حقیقت کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ کہ

"اس عرصہ میں ایک بھید کا انکشاف ہوا۔ پادری رلا رام صاحب تنہا نہیں۔ ان کے ہم خیال کچھ مشنری ہیں اور کچھ جنوبی ہند کے مسیحی۔ اس گروہ کی کوشش ہے کہ ہندو دھرم اور مسیحیت میں کچھ ایسی آمیزش ہو جائے۔ کہ ہندوؤں کے لئے مسیحیت قبول خاطر بن جائے۔ مشنریوں میں یہ خیال جگہ پکڑتا جاتا ہے۔ کہ پرانے طریقے اب کام نہیں دے سکتے۔ نئے طریقے دریافت کرنے چاہئیں . . . . . . اس لئے آشرموں اور نئے طرز عبادت کے تجربے کئے جا رہے ہیں۔ اگر رفتار یہی رہی۔ تو مسیحی دین ہندو دھرم کا ایک حصہ بن جائے گا . . . . ہندوؤں نے یہ جال پھیلایا۔ اور مسیحی آنکھ بند کر کے اس میں پھنسنے کو تیار ہو گئے۔ بات روز بروز زیادہ ظاہر ہوتی جاتی ہے۔ کہ جن ہندوستانی مسیحیوں کے عقائد و ایمان درست نہیں۔ وہ ہندو مت کی طرف جھکتے جاتے ہیں"۔

عیسائی منادوں نے ہندوستان میں عیسائیت کی اشاعت جس رنگ میں کی ہے۔ مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اب اس کی حقیقت کا انکشاف ہو رہا ہے۔ جن لوگوں کو مادی مشکلات تنگدستی اور مفلوک الحالی سے فائدہ اٹھا کر عیسائیت کا حلقہ بگوش بنایا گیا۔ اب وہ خود یا ان کی اولادیں پڑھ لکھ کر اور اپنی دنیوی پوزیشن کو مضبوط بنا کر پھر اپنے اصل کی طرف لوٹنے کی فکر میں ہیں ؎

اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ عیسائیت اپنے اندر کوئی جاذبیت اور کشش نہیں رکھتی اس سے وابستہ ہونے والے اس میں کوئی روحانی تسلی کا سامان نہیں پاتے۔ اور جونہی مادی لحاظات استفادہ کا مقصد پورا ہوتا نظر آنے لگے۔ پیچھے کی طرف کھسکنا شروع کر دیتے ہیں۔ عیسائی اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کے خیالات عیسائیوں میں عام طور پر پیدا ہو رہے ہیں اسی رسالہ المائدہ نے کوکب ہند کے ایک مضمون کا ایک اور اقتباس بھی درج کیا ہے۔ جو اس کی ۲۵ جولائی کی اشاعت میں شائع ہوا ہے اس میں لکھا ہے۔

"کوکب ہند میں مسٹر پی چنچا پاہ کا ایک مضمون ہندوستانی مسیحی دینیات درج ہو رہا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ "ہندوستانی دینیات اسی حالت میں پیدا ہو گی۔ جب مسیح ہندوستانی روایت میں شامل ہو گا۔ تب ہم اس کی پرستش کیشپ چندر۔ دویکانند رام۔ کرشن اور گاندھی کے ساتھ کریں گے"۔

کیا عجب خیال ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آبائی مذہب کو خیر باد کہہ کر حلقہ بگوش عیسائیت ہوئے تھے۔ اور کچھ عرصہ اس مذہب کے اندر رہ کر اور اس کی تعلیم سے پوری طرح واقف ہونے کے بعد آج یہ نظریہ پیش کر رہے ہیں۔ کہ اگر مسیح ہندوستانی روایت میں شامل ہو۔ تو ہم اس کی پرستش بھی بعض ہندو لیڈروں کی طرح کر سکیں گے۔ گویا ان کے نزدیک حضرت مسیح کی پوزیشن وہی ہے۔ جو کیشپ چندر۔ دویکانند اور گاندھی جی وغیرہ کی ہے۔ یہ ہے وہ مسیحی قوم جسے تیار کرنے کے لئے یورپ کے عیسائی مشنری کروڑوں نہیں اربوں روپیہ صرف کر چکے ہیں۔

یورپ میں عیسائیت کی جو حالت ہے اور اس کے متبع اس کی تعلیم کو جس بے باکی کے ساتھ پس پشت ڈال رہے ہیں۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اگر زبانی دعوے کو نظر انداز کر دیا جائے۔ تو کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی۔ جس سے یورپ میں عیسائیت کے وجود کو تسلیم کیا جا سکے۔ باقی رہا ایشیا اور بالخصوص ہندوستان سو یہاں جو کچھ ہو رہا ہے وہ مندرجہ بالا حالات سے واضح ہے۔ اب اس کے بعد بھی کسر صلیب میں کسی کو شک ہو۔ تو اس کی ہٹ دھرمی کا علاج کیا ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں ظاہری طور پر دلائل و براہین کیطعہ سے عیسائیت کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے وہاں باطنی طور پر بھی ایسے اسباب پیدا ہو رہے ہیں۔ اور حضور علیہ السلام کے روحانی افاضہ کے ساتھ ایسی ہوا چل رہی ہے۔ کہ عیسائی طبائع میں خود بخود مخفی طور پر ایسے خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ جو اس کے خاتمہ کے مترادف ہیں۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ اپنی خاص تائید و نصرت کے ساتھ اس کام کی تکمیل کے سامان کر رہا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مخصوص ہے۔

عیسائیوں کے ہندو دھرم کی طرف میلان کے بارہ میں ہم فی الحال کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس کے وجوہ کیا ہیں۔ لیکن اتنا تو ظاہر ہے کہ مسلمان ابھی تک اسلام کی حقیقی تعلیم کو ان لوگوں کے سامنے پیش کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ اگر انہیں اسلام کے محاسن اور اس کی پاکیزہ اور انسانی فطرت کے عین مطابق تعلیم سے آگاہی ہوتی تو وہ عیسائیت سے بد دل ہونے کے بعد ہندو دھرم کی طرف مائل نظر آتے۔

مسلمانوں کو یہ امر کبھی نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ کہ طبائع میں جو انقلاب پیدا ہو چکا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت نے عوام الناس میں مذاہب کو اس کے ذاتی فضائل کی بناء پر درست ملنے کا جو جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ اس سے کما حقہ فائدہ اٹھانا ان کا فرض ہے۔ اگر اس موقعہ سے انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا۔ تو جہاں وہ ایک ضروری فریضہ کی عدم ادائیگی کے الزام میں خدا تعالےٰ کی گرفت کے نیچے ہونگے۔ وہاں دنیوی لحاظ سے بھی شدید نقصانات اٹھائیں گے ؎

ریویو

زلزلہ جنگ اور نیا نظام

ایم۔ایس اسلم صاحب نے "زلزلہ جنگ اور نیا نظام" کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جس کے سرورق پر یورپ کا نقشہ بنا کر یہ دکھایا گیا ہے۔ کہ اس وقت تک جرمنی یورپ کے کس قدر حصہ پر قابض ہو چکی ہے۔ اور مضمون یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے کئی سال پہلے دنیا کو جن مصائب و آلام سے آگاہ کیا تھا۔ وہ آج دنیا پر مسلط ہو چکی ہیں۔ اور اس کی تصدیق ان بیانات سے ہوتی ہے۔ جو اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اسلم صاحب نے ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس قسم کی انذاری پیشگوئیاں درج کی ہیں۔ اور دوسری طرف ان کے پورے ہونے کے ثبوت میں اخبارات کے بیانات نقل کئے گئے ہیں۔ نیز یہ بتایا ہے کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کے جس "نظام جدید" کے قیام کا نظارہ دکھایا تھا۔ وہ قائم ہو کر رہے گا۔ آخر میں موجودہ جنگ سے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بعض پیشگوئیوں کا مختصراً ذکر کیا ہے ؎

غرض موجودہ حالات میں ٹریکٹ مفید اور دلچسپ ہے۔ قیمت فی دو پیسے۔ سینکڑہ اڑھائی روپے۔ ملنے کا پتہ۔ یونس احمد غوری۔ چہار باغ۔ جالندھر شہر

شادی شکرانہ فنڈ

ہر جماعت میں خوشی کے موقعوں پر کوئی نہ کوئی رقم ثواب کے کاموں کے لئے بھی خرچ کی جاتی ہے۔ اور ایسی رقوم شادی و شکرانہ فنڈ کے نام سے جماعتوں کی طرف سے وصول ہوتی رہی تھیں۔ مگر یادہانی کی کمی کی وجہ سے اب کچھ عرصہ سے ان فنڈوں میں کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ لہذا پھر کارکنان و احباب جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ اس کی طرف دلائی جاتی ہے۔ امید ہے احباب ضرور کچھ نہ کچھ ایسے موقعوں پر نکال کر مرکز میں بھیجتے رہیں گے ؎

ناظر بیت المال

تبلیغِ اسلام ——— غیر احمدی ——— اور جماعت احمدیہ

عیسائیت کی تبلیغی کوششیں اور مسلمان

چودہری افضل حق صاحب احرار لیڈر نے اخبار زمزم ۱۹ اگست میں ایک طویل مقالہ بعنوان "تبلیغ دین کا پیغام" شائع کیا ہے۔ آپ تسلیم کرتے ہیں کہ "تبلیغ دین سب سے زیادہ صبر آزما کام ہے" اور پھر تبلیغی مساعی کی ضرورت و اہمیت بیان کر کے اقرار کرتے ہیں۔ کہ عیسائیت کی فتنہ سامانی کے مقابل مسلمان، ان کے علماء اور مفتی ناکارہ اور خاموش ہیں۔ ہندوستان کے مسلمان تبلیغ اسلام سے سراسر غافل ہیں چودہری صاحب لکھتے ہیں:-

"معلوم ہوتا ہے کہ ان باطل پرستوں کے مقابلے میں مسلمانوں نے اسلام کو مجروح اور ذلیل ہونے کے لئے چھوڑ رکھا ہے ...... کفر کی استقامت کو دیکھ کر اسلام مسلمانوں کے حال سے شرمندہ ہے۔ کہ یہ کس کونے میں دبکے بیٹھے ہیں۔ کس طرح عمر عزیز کو ضائع کر رہے ہیں" ص ۲

آگے چل کر لکھتے ہیں: "آہ اگر ہم خدا کی راہ میں جان نہیں دے سکتے۔ تو کیا اس کے نام کو سربلند کرنے کے لئے زبان بھی نہیں ہلا سکتے" ص ۲

گویا ہندوستان میں عیسائی مشنریوں کی جدوجہد کے مقابل مسلمانوں کا تبلیغی کام صفر کے برابر ہے۔

ہندوستان میں تبلیغ کی آسانیاں

چودہری افضل حق صاحب مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت لکھتے ہیں: "ٹرکی۔ ایران۔ مصر اور افغانستان میں کسی کے دل میں اشاعت دین کی امنگ پیدا ہو۔ تو کیا کر سکتا ہے۔ اردگرد مسلمان ہی مسلمان ہیں۔ پس دل مسوس کر رہ جائیگا۔ کہاں کوئی رخت سفر باندھ کر امریکہ اور انگلستان۔ یورپ یا جاپان جائے۔ کتنا خرچ اور کتنی کلفت اٹھائے۔ پھر کہیں کفر کا نشان پائے۔ مگر یہاں تو روز مسلمانوں کو سعادت حاصل کرنے کا کتنا موقعہ ہے۔ مسلمانوں کو کیا ہوگیا۔ کہ ہندوستان میں تبلیغ کی راہیں ان پر کھلی ہیں۔ مگر وہ غافل ہیں؟"

اگرچہ یہ درست نہیں کہ ٹرکی۔ ایران مصر اور افغانستان میں اگر کسی کے دل میں تبلیغ کی امنگ پیدا ہو۔ تو اس کے لئے ان ممالک میں موقعہ نہیں۔ اور وہ اس امنگ کو امریکہ۔ انگلستان یا جاپان جانے کے بغیر پورا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان تمام ممالک میں کم و بیش غیر مسلم موجود ہیں۔ اور ان کے تبلیغی ادارے بھی موجود ہیں عیسائی مشنریوں نے علاوہ اقلیت کے ان تمام ممالک میں اپنے مراکز قائم کر رکھے ہیں۔ ان کے سکول جاری ہیں۔ ہسپتال موجود ہیں۔ مصر تو مشرق وسطیٰ میں عیسائیت مسیحیت کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ خیر یہ تو چودہری صاحب کی ناواقفیت ہے۔ تاہم ان کے بیان سے دو باتیں واضح ہیں (۱) مسلمانوں کو تبلیغ اسلام کی جو سہولتیں ہندوستان میں میسر ہیں۔ اور جس رنگ میں باطل مذاہب پر اسلام کا غلبہ ازروئے دلیل و برہان ہندوستان میں ثابت کیا جا سکتا ہے۔ وہ اور کسی دوسرے ملک میں میسر نہیں۔ اور نہ ہی کسی دوسری جگہ اس طرح اظہار اسلام علی الادیان ہو سکتا ہے۔ (۲) امریکہ۔ انگلستان اور جاپان ایسے ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے جانا اہل ہند تو کجا۔ ٹرکی، ایران مصر اور افغانستان ایسے آزاد ممالک کے فرزندان اسلام کے لئے بھی جان جوکھوں کا کام ہے۔ اور چودہری صاحب اسے ان کے لئے بھی انہونی بات یقین کرتے ہیں۔

ایک سوال

مندرجہ بالا دونو نتائج سے عیاں ہے۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ نے اشاعت اسلام کے لئے کوئی انتظام کرنا ہے۔ تو اس کے لئے بہترین ملک ہندوستان ہے۔ اس ملک سے بڑھ کر کوئی اور اس غرض کو زیادہ اچھے طور پر پورا نہیں کر سکتا۔ نیز یہ کہ اہل ہند میں تبلیغ اسلام کی روح پیدا کرنا آسمانی اعجاز کا کام ہے۔ اگر ہندی مسلمانوں میں۔ امریکہ۔ انگلستان اور جاپان ایسے ممالک میں جا کر تبلیغ اسلام کی روح پھونکی جا سکتی ہے۔ تو یقیناً یہ کسی مسیحا نفس انسان کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کہلانے والے مسلمان غور کریں۔ کہ کیا اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اپنے دین کی حفاظت کے لئے کوئی انتظام کیا ہے یا نہیں؟

نہ بجھنے والی شمع نور

چودہری صاحب لکھتے ہیں: "دل میں نور اسلام ہو۔ تو وہ انسان کو آتش بجان بنا دیتا ہے۔ اور وہ نہ بجھنے والی شمعِ نور بن جاتا ہے۔ جس سے اور شمعیں روشن ہو جاتی ہیں" ص ۲

اس کے ساتھ ہی چودہری صاحب کو اعتراف ہے کہ:- "لوگوں میں خدا کے دین کی تبلیغ کی آگ ہی بجھ گئی ہے" ص ۲

اب فرمائیے۔ وہ آگ خود بخود کیونکر پیدا ہو۔ اور کیونکر نور اسلام سے آتش بجاں بن جائیں۔ یقیناً اس کے لئے ایک موسیٰ کی ضرورت ہے۔ جو طور سے شعلۂ آگ لا کر اپنے ساتھیوں کو گرمائے وہ خود نہ بجھنے والی شمع نور ہو۔ اور دوسری شمعوں کو روشن کر دے۔ کیا ایسی شمع نور خود بخود روشن ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ایسی شمع نور آسمان سے اترتی۔ اور خدا کے ہاتھ سے تیار کی جاتی ہے۔

احمدیت کی قوت کا اعتراف

مضمون کے آخر پر چودہری صاحب لکھتے ہیں:- "انیسویں اور بیسویں صدی کا یہ حصہ تبلیغی جدوجہد سے قطعی خالی رہا ہے۔ مرزائیوں نے تبلیغ کا ڈھونگ رچا کر ملت اسلامیہ کو اور پریشان و مضمحل کر دیا ہے۔ اب ضرورت اس چیز کی ہے کہ مسلمان خود ہمت سے کام لیں۔" ص ۲

اس عبارت کا تجزیہ کیا جائے تو یوں کہا جائے گا۔ کہ جبکہ مسلمان تبلیغ دین سے سراسر غافل تھے اسلام کی اشاعت کا جذبہ ان میں سے مفقود ہو چکا تھا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بانیٔ احمدیت علیہ السلام نے سرزمین ہند میں نفخ روح کیا۔ اور ایک جماعت قائم کر دی۔ جو تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔ اور قریباً نصف صدی سے اکناف عالم میں دین کا پیغام پہونچا رہی ہے۔ اس کامیابی سے بقول چودہری افضل حق ملت اسلامیہ۔ وہ ملت اسلامیہ جو اسلام سے بالکل غافل ہے۔ پریشان و مضمحل ہو گئی ہے۔ اور اب مسلمانوں کو۔ جن کی بے حسی۔ دین لاپرواہی۔ اور تبلیغ اسلام سے بے رغبتی کا چودہری صاحب ابھی ابھی ماتم کر چکے ہیں ہمت سے کام لینا چاہیئے۔ فرمائیے نہ بجھنے والی شمع نور سے الگ رہ کر ہمت کس طرح حاصل ہو گی؟ کیا اس کو بجھانے کی کوششوں کا نام آپ ہمت رکھتے ہیں؟

ایک دردمندانہ درخواست

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہندوستان کے دردمند مسلمانوں کو اپنے نور سے منور کر کے تبلیغ دین کے لئے پیکر ایثار بنا دیا ہے۔ ان میں سے امریکہ میں بھی مبلغین موجود ہیں۔ انگلستان میں بھی پرچم توحید کو بلند کرنے والے مبلغ موجود ہیں۔ جاپان میں بھی اسلام کے منادی موجود ہیں۔ کیا یہ انہونا تبلیغی کام بغیر آسمانی تائید کے ممکن ہے۔ آؤ اب بھی غور کرو! احمدیت تو ایک خزاں ناآشنا بہار ہے۔ اس کی مخالفت کو ترک کرو اور ان شیریں اثمار کے باوجود اس درخت کو تلخ نہ کہو۔ کیونکہ درخت اپنے پھلوں سے ہی پہچانا جاتا ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

تقرر سیکرٹری مال انجمن احمدیہ علی پور

آئندہ کے لئے چودہری غلام سرور صاحب کو جماعت احمدیہ علی پور ضلع ملتان کیلئے سیکرٹری مال و محاسب مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت کو

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۲ء تک کے لئے عہدہ دار مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

گولیکی گجرات

پریذیڈنٹ چوہدری شیخ محمد صاحب
سیکرٹری مال ″ علی محمد صاحب
سیکرٹری تحریک جدید ″ محمد خان صاحب
″ دعوۃ و تبلیغ ″ منشی احمد خان صاحب
″ تعلیم و تربیت مولوی محمد نور الدین صاحب

کھارا۔ گورداسپور

سیکرٹری تبلیغ مولوی نعمت اللہ صاحب مولوی فاضل

چک ۹ منشی عبد الستار والہ بہاولپور

پریذیڈنٹ میاں علی محمد صاحب
سیکرٹری مال عارف محمد صاحب
محاسب
امین چوہدری عمر دین صاحب
سیکرٹری تبلیغ مستری محمد رمضان صاحب
″ تعلیم و تربیت میاں علی محمد صاحب
″ وصایا ″ ″
″ تحریک جدید مستری محمد رمضان صاحب

چک ۱۶۶ نہر مراد۔ بہاولپور

سیکرٹری مال چوہدری حبیب الدین صاحب نمبردار
″ تبلیغ ″ ″
″ تعلیم و تربیت ″ اللہ دین صاحب نمبردار
″ امور عامہ ″ احمد خان صاحب نمبردار
″ وصایا میاں غلام نبی صاحب
″ تحریک جدید سید فضل محمد شاہ صاحب
نائب سیکرٹری تعلیم و تربیت } چوہدری عنایت اللہ صاحب
محاسب میاں غلام نبی صاحب
امین چوہدری اللہ دین صاحب

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

جنرل سیکرٹری چوہدری عنایت اللہ صاحب
سیکرٹری تبلیغ بابو محمد ابراہیم صاحب عابد
″ تعلیم و تربیت } مولوی کلیم اللہ صاحب بھروکے
سیکرٹری امور عامہ۔ میاں محمد شفیع صاحب انصاری
سیکرٹری مال میاں محمد اسمٰعیل صاحب
سیکرٹری تحریک جدید } بابو محمد ابراہیم صاحب عابد
محاسب حاجی عبد اللہ صاحب

بھدرک بنگال

پریذیڈنٹ محمد حسین صاحب
جنرل سیکرٹری سید محمد زکریا صاحب
سیکرٹری مال ″ ″
″ تبلیغ ہارون رشید صاحب
″ تعلیم و تربیت منشی رحمت اللہ خان صاحب

سرگودھا

سیکرٹری مال بابو غلام رسول صاحب
امین ″ ″
محاسب
سیکرٹری وصایا۔ چوہدری فضل احمد صاحب
″ ضیافت میاں فضل دین صاحب
نائب سیکرٹری تبلیغ حافظ عبد العلی صاحب

جبل پور

سیکرٹری وصایا چوہدری احمد جان صاحب
″ نشر و اشاعت خان صاحب
نواب الدین صاحب
آڈیٹر خواجہ محمد عثمان صاحب

کھرالی۔ گجرات

پریذیڈنٹ چوہدری راجہ خان صاحب
سیکرٹری مال ″ ″
″ تبلیغ مولوی احمد الدین صاحب
″ تعلیم و تربیت چوہدری احمد الدین صاحب

بھٹیاں گورداسپور

سیکرٹری مال چوہدری رحمت اللہ صاحب
فصل
سیکرٹری تبلیغ عبد الستار صاحب

چک ۴۶ گکھیوہ۔ لائل پور

پریذیڈنٹ بابو محمد عبد اللہ صاحب
سیکرٹری مال چوہدری سید احمد صاحب

ایبٹ آباد ہزارہ

پریذیڈنٹ مولوی عبد السبوح صاحب
سیکرٹری امور عامہ ″
امین
سیکرٹری مال عبد الحی خان صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت عبد الحی خان صاحب
″ امور خارجہ ″
″ دعوۃ و تبلیغ منشی عبد الرحمٰن صاحب

موہلکہ۔ امرتسر

پریذیڈنٹ چوہدری خدا بخش صاحب نمبردار
سیکرٹری مال ماسٹر محمد سعید صاحب
″ تبلیغ میاں محمد اسمٰعیل صاحب
″ امور عامہ چوہدری مجتبیٰ علی صاحب
″ تعلیم و تربیت ″ اکبر علی صاحب
″ خدام الاحمدیہ ″ عمر الدین صاحب

گھیوہ

مندرجہ ذیل تبدیلیاں ہوئی ہیں
سیکرٹری مال۔ ماسٹر امام علی صاحب
″ تبلیغ میاں عبد الرشید صاحب
محاسب ″ عطاء الرحمٰن صاحب

چک ۱۶۷ مراد۔ بہاولپور

پریذیڈنٹ مستری غلام نبی صاحب
سیکرٹری تبلیغ ″ ″
″ امور عامہ ″ ″
″ مال چوہدری نقیر اللہ صاحب
محاسب ″ ″
سیکرٹری تعلیم و تربیت ″ ″
امین چوہدری اللہ دتہ صاحب

چک ۹۳ امراد بہاولپور

پریذیڈنٹ چوہدری بشیر علی صاحب
امین ″ ″
سیکرٹری تبلیغ ″ ″
سیکرٹری مال ″ عبد المجید صاحب
محاسب ″ ″
سیکرٹری تعلیم و تربیت چوہدری نیک محمد صاحب

گوجرانوالہ

مندرجہ ذیل تبدیلیاں ہوئی ہیں
سیکرٹری تعلیم و تربیت بابو عبد العزیز صاحب
″ وصایا ″ ″
محاسب میاں عبد المجید صاحب

مردان

امین بابو محمد الطاف خان صاحب
سیکرٹری مال میاں محمد حسین صاحب
محاسب ″ ″

محمد آباد

پریذیڈنٹ جناب مرزا اعظم بیگ صاحب
وائس ″ ماسٹر محمد صادق صاحب
سیکرٹری مال چوہدری نذیر احمد صاحب
سیکرٹری تحریک جدید } چوہدری محمود احمد صاحب گوندل
سیکرٹری تبلیغ چوہدری شریف احمد صاحب
″ نشر و اشاعت ″
″ تعلیم و تربیت سردار عبد الرحمٰن صاحب
″ امور عامہ چوہدری فضل دین صاحب
″ امور خارجہ ″ ″

دہلی

جنرل سیکرٹری نصیر الحق صاحب
سیکرٹری امور عامہ ″ ″
″ تبلیغ مولوی عبد الحمید صاحب
″ تعلیم و تربیت ″ ″
″ مال شیخ غلام حسین صاحب
″ وصایا ″ ″
امین ″ ″
سیکرٹری تحریک جدید ماسٹر محمد حسن صاحب آسان
″ اصلاح تابعین ″ ″
سیکرٹری مال تحریک جدید منشی کریم بخش صاحب
″ نشر و اشاعت } میاں فضل کریم صاحب وکیل
سیکرٹری جنگ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب
آڈیٹر ملک صفدر علی صاحب

نوٹس تنسیخ وصیت

فضل کریم صاحب ولد ڈاکٹر امیر علی صاحب مرحوم قوم شیخ ساکنہ کلکتہ کی طرف سے اپریل ۱۹۳۹ء کے بعد کوئی رقم حصہ آمد کی وصول نہیں ہوئی۔ شروع میں بیکاری کی اطلاع ملی تھی۔ لیکن اس کے بعد آج تک کوئی اطلاع نہیں ملی۔ پس اگر کسی صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو تو ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔ اور اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اتنے لمبے عرصہ کی خاموشی کی وجہ تحریر فرما دیں۔ ورنہ ایک ماہ کے بعد وصیت منسوخ کر دی جائیگی۔ دفتر کی طرف سے رجسٹری بھیجی تھی وہ بھی واپس آگئی ہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

آڈیٹر صاحبان و سیکرٹریان مال توجہ فرمائیں

جملہ آڈیٹر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ ایک عرصہ سے ان کی ماہواری آڈٹ رپورٹیں نظارت بیت المال میں نہیں پہنچ رہیں۔ براہ مہربانی اپنی مفصل رپورٹیں بہت جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز رپورٹوں میں اس بات کو بھی ظاہر کیا جائے کہ اگر حسابات میں نقائص پائے گئے تھے تو ان کی اصلاح کی کیا کوشش ہو رہی ہے۔ (ناظر بیت المال)

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۱۱:۔ منکہ حکیم احمد رضا ولد غلام حسین خان قوم بلوچ کھوسہ پیشہ زراعت و طبابت عمر اندازاً ۵۲ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۲۳ء ساکن موضع رکھ چھابری ڈاکخانہ صدر ڈیرہ غازی خاں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۷/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل فرد شمولہ میں دی گئی ہے جسکے دسویں حصہ (اراضی بنجر رکھیہ والی رقبہ تقریباً چھ بیگہ قیمتی للعہ واقع موضع رکھ چھابری جس کا گوشوارہ فرد ملکیت بھی شامل ہے) کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میرے پاس طبی سامان اسوقت قیمتی پچاس روپے کا ہے۔ جس کے دسویں حصہ پانچروپے کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کل میزان دسویں حصہ کا للعہ ۵۹ روپے ہے۔ طبابت کی آمدنی جو غیر معین ہے اسکا بھی دسواں حصہ ادا کرتا رہونگا اگر وصیت کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میں کوشش کرونگا۔ کہ حصہ وصیت اپنی زندگی میں قسط وار ادا کرتا رہوں۔ اگر میری فوتیدگی کے بعد کچھ رقم باقی رہجائے۔ تو جائیداد غیر منقولہ مذکورہ میں سے وضع کرلی جائے جسکا داخل خارج میں اسوقت کرادونگا۔ اگر دسواں حصہ جائیداد مذکورہ کی قیمت اپنی زندگی میں ادا کردوں تاہم اپنی عاقبت کی بھلائی کی خاطر اراضی مذکورہ جس کو میں اسوقت داخلخارج کرادونگا۔ واپس نہ لونگا۔ یہ اراضی بنجر رکھیہ والی خاکسار کی خود پیدا کردہ جائیداد ہے۔ باقی اراضیات جدی ہیں۔ العبد: حکیم احمد رضا خاں بقلم خود

گواہ شد:۔ خان محمد ولد حکیم احمد رضا خان۔
گواہ شد:۔ عزیز محمد وکیل ڈیرہ غازی خان۔
گواہ شد:۔ محمد انور بقلم خود برادر حقیقی موصی۔

نمبر ۵۹۱۰:۔ منکہ فضل الٰہی ولد حکیم حاجی رحمت اللہ صاحب قوم راول پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن راہوں ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ (۱) ایک مکان پختہ واقع محلہ دارالعلوم قادیان دارالامان جسمیں آجکل زنانہ صنعتی سکول ہے جسکی مالیت قریباً تین ہزار روپیہ ہے۔ (۲) ایک قطعہ سفید زمین دس مرلے گرلز سکول کے سامنے ہے جس کی مالیت ۴۵۰ روپے ہے۔ (۳) چار دوکانات و چوبارہ جن میں آجکل سٹار ہوزری کا دفتر ہے۔ اور جسکی کل مالیت مبلغ چار ہزار روپے ہے۔ اسمیں نصف حصہ کا میں مالک ہوں یعنی مالیت دو ہزار روپے میرے حصہ میں ہے (۴) گاؤں کی اراضی اور سکونتی مکان قبلہ والد صاحب کے نام ہے۔ جو کہ مشترکہ ہے۔ میری مذکورہ بالا کل جائیداد کی قیمت اندازاً پانچہزار چار سو پچاس روپیہ ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ تجارت پر ہے جسکی اسوقت سالانہ آمد تقریباً چار صد روپے ہے۔ جو کہ کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ میں تازیست اپنی اس آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات

وی پی وصول کر لئے جائیں!

گذشتہ اعلانات کے مطابق ان احباب کی خدمت میں جن کا چندہ "الفضل" ۲۰ اگست ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے وی پی ارسال کر دیئے گئے جن احباب کی طرف سے چندہ ۱۱ اگست تک وصول ہو چکا ہے۔ یا اس تاریخ تک ادائیگی کے متعلق اطلاع آچکی ہے۔ انکے وی۔پی روک لئے گئے ہیں۔ باقی تمام احباب سے گذارش ہے۔ کہ وہ وی۔پی وصول فرمالیں۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس صورت میں جبکہ نہ بروقت چندہ ادا کیا جائے۔ اور نہ ادائیگی کے متعلق اطلاع دی جائے وی۔پی واپس کر دینا نہایت نامناسب امر ہے۔ جس سے احباب کو حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیئے۔

"منیجر"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۸ اگست روس کی سرکاری نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے۔ کہ جرمنی نے ایران سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اپنے ہوائی اڈے اس کے حوالہ کر دے۔ اور ان اڈوں میں جو ہوائی جہاز ہوں انہیں تیل مہیا کرے۔ جرمن سفیر نے ایران گورنمنٹ کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر اس نے جرمن باشندوں کو نکالا۔ تو جرمنی کے ساتھ اس کے ڈپلومیٹک تعلقات ٹوٹ جائیں گے۔

ٹوکیو ۱۸ اگست ایک قانون کے ذریعہ جاپان میں تمام غیر ملکی باشندوں کی آزادانہ نقل و حرکت پر پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔ کوئی غیر ملکی بغیر اجازت جاپان سے باہر نہیں جا سکتا۔ جن کو اجازت دی جائے گی۔ ان کے سفر کے رستے معین کر دیئے جائیں گے۔

لنڈن ۱۸ اگست برطانی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ چار ماہ میں تیس سال تک کی تمام عورتوں کو اپنے نام درج کرانے ہونگے۔ اور انہیں جنگی کاموں میں حصہ لینے پر مجبور کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۸ اگست جرمن گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی اور جرمن مقبوضات میں بی۔ بی۔ سی کی خبریں سننے والوں کو آئندہ موت کی سزا دی جائیگی۔ ڈاکٹر گوبلز نے لکھا ہے۔ کہ جرمن پروپیگنڈا کا مقصد سچائی کی اشاعت ہے اس لئے بی۔ بی۔ سی کو سننا جرم ہے۔

ٹوکیو ۱۸ اگست جاپان گورنمنٹ نے جزائر شرق الہند کی حکومت کے ساتھ تجارتی معاہدہ کی بات چیت شروع کر دی ہے۔ اگلے ہفتہ دونو ملکوں میں نارمل تجارتی تعلقات قائم ہو جائیں گے

لنڈن ۱۸ اگست روس اور برطانیہ میں ایک نیا معاہدہ ہؤا ہے۔ جس کے رو سے برطانیہ روس کو ایک کروڑ پونڈ پانچ سال کے لئے قرض دے گا۔ اور اسے ربڑ۔ ٹین۔ لاکھ اور رہیرے مہیا کرے گا۔ اس کے عوض روس برطانیہ کو پلاٹینم اور سن وغیرہ بھیجے گا۔

شملہ ۱۹ اگست آج سر گرجا شنکر باجپائی نے یہاں برما اور ہندوستان کے ڈیلی گیٹوں سے ملاقات کی۔

کلکتہ ۱۹ اگست ۳۰ ستمبر کو جنگ کو دو سال پورے ہو جائیں گے بنگال کے وزیر اعظم نے تحریک کی ہے۔ کہ ہر بنگالی اس روز ایک دن کی آمد یا اس کا کچھ حصہ ضرور وار فنڈ میں دے۔

لنڈن ۱۹ اگست روس کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یوکرین میں مارشل بڈیانی کی فوجیں دریائے نیپر کے اس پار تک پیچھے ہٹنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ روسیوں نے نئی قلعہ بندیاں تیار کی ہیں۔ جہاں وہ بخوبی بچاؤ کر سکیں گے۔ بالٹک کے علاقہ سے کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے لینن گراڈ کے جنوب مغرب کی طرف ستر میل کے فاصلہ پر واقع ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے کل رات ماسکو پر جرمن طیاروں نے حملہ کی کوشش کی۔ مگر صرف ایک شہر پر پہنچ سکا۔ اور اس نے کچھ بھاری اور آتش افروز بم پھینکے۔ اب تک ماسکو پر سو جرمن طیارے گرائے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۱۹ اگست واپس پہنچنے کے بہت جلد بعد یعنی آج صبح مسٹر چرچل نے جنگی کیبنٹ کی صدارت کی۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم بھی اس اجلاس میں شریک تھے۔

واشنگٹن ۱۹ اگست مسٹر روزویلٹ ان دنوں بہت خوش و خرم ہیں۔ اور ان کی ہر بات سے بھروسہ اور کامیابی جھلکتی ہے۔

لنڈن ۱۹ اگست معلوم ہؤا ہے کہ مشرقی ایشیاء کے بارے میں جاپان میں گھبراہٹ پیدا ہو رہی ہے۔ امریکہ کا ایک جہاز تیل لے کر ولیڈی واسٹک روانہ ہو گیا ہے۔ ایک جاپانی افسر نے کہا۔ کہ جاپان اس سے اپنی آنکھیں بند نہیں کر سکتا۔

واشنگٹن ۱۹ اگست مسٹر کارڈہل نے ایک بیان میں کہا۔ کہ جاپان گورنمنٹ نے ابھی تک اس بارہ میں کوئی جواب نہیں دیا۔ کہ جہاز پریذیڈنٹ کولج پر سے امریکن افسروں کو سفر کرنے کی اجازت اس نے کیوں نہیں دی۔ جاپانی سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ امریکن سفارت خانہ نے جاپانی حکومت کو بتایا تھا۔ کہ اس جہاز سے صرف ۲۲ امریکن افسر جائیں گے۔ مگر بعد میں سوچن میں بعض غیر سرکاری لوگ بھی تھے سفر کرنے لگے۔

لنڈن ۱۹ اگست کل رات برطانی ہوائی جہازوں نے کولون ڈسلڈورف اور ڈنکرک پر حملے کئے۔ روسی ہوائی جہاز بھی بالٹک کے علاقہ میں جرمن ٹھکانوں پر حملہ آور ہوئے۔ برطانیہ پر جرمن حملہ معمولی تھا۔ شمال مشرقی سکاٹ لینڈ اور انگلینڈ میں تین جگہ بم پھینکے گئے جن سے معمولی نقصان ہؤا۔

لنڈن ۱۹ اگست گذشتہ پانچ ہفتوں میں دشمن کے جہازوں کا اس قدر نقصان ہؤا ہے کہ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ اس وقت سے لے کر اب تک اس کا اتنا نقصان کبھی نہیں ہؤا تھا چنانچہ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ان پانچ ہفتوں میں جرمنی کے ۵ لاکھ ۳۵ ہزار ٹن وزنی جہاز ڈبو دیئے گئے۔ اٹلی کے ۲ لاکھ ۴۹ ہزار ٹن جہاز برباد کئے گئے اور ۶۹ ہزار ٹن وزنی بعض اور جہاز بھی ڈبوئے گئے جن میں سے کچھ فن لینڈ کے تھے۔ اس طرح لڑائی کے آغاز سے اب تک دشمن کے ۷۴ لاکھ ٹن وزنی جہاز ڈبوئے جا چکے ہیں۔ ان میں سے ۳۳ لاکھ ۲۱ ہزار ٹن وزنی جہاز جرمن کے تھے اور دس لاکھ ۵۳ ہزار ٹن وزنی جہاز اٹلی کے تھے۔

لنڈن ۱۹ اگست جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے دریائے نیپر کے مغرب میں سارے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ البتہ انہوں نے کہا ہے کہ دریا کے پلوں اور اڈیسہ پر ابھی تک روسیوں کا ہی قبضہ ہے۔ نازی ریڈیو نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے۔ کہ جرمن بمباروں نے اڈیسہ کی بندرگاہ پر بم برسا کر روسی جہازوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ اسی طرح نکولیف میں روسی جہازوں پر قبضہ کر لیا۔ حالانکہ روسی نکولیف کو خالی کرتے وقت گودیوں تک کو آگ لگا گئے تھے۔ نازی افسروں نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ یوکرین میں روسی سخت مقابلہ کر رہے ہیں اور ان کے پاس فوجوں اور سامان جنگ کا بہت ذخیرہ ہے۔

لنڈن ۱۹ اگست آج بالٹک میں ایک جرمن ڈسٹرائر اور دو جرمن جہازوں کو روسیوں نے برباد کر دیا۔

واشنگٹن ۱۹ اگست نازی ریڈیو نے کہا تھا کہ امریکہ کے ۸۳ فی صدی لوگ لڑائی کے خلاف ہیں مگر ایک اخبار نے رائے شماری کی تو معلوم ہؤا کہ صرف ۱۶ فی صدی اس امر کے حق میں ہیں۔ کہ امریکہ لڑائی سے الگ تھلگ رہے مگر باقی سب کی یہ رائے ہے کہ امریکہ لڑائی میں کود پڑے۔

سڈنی ۱۹ اگست آسٹریلیا کے وزیر اعظم اس وقت تک لنڈن جانے کے لئے تیار نہیں۔ جب تک تمام پارٹیاں ان کی روانگی پر رضامندی کا اظہار نہ کریں

لنڈن ۱۹ اگست بہت سے فرانسیسی جو پیٹان گورنمنٹ پر کھلم کھلا نکتہ چینی کرتے تھے انہیں وشی گورنمنٹ نے گرفتار کر لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کارروائی اس لئے کی گئی ہے۔ تا اور لوگ بھی متنبہ ہو جائیں اور وہ اس قسم کی نکتہ چینیوں سے پرہیز کریں۔

لاہور ۱۹ اگست پنجاب کے جنگی فنڈ میں ۱۶ لاکھ سے زیادہ روپے جمع ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ۳۷ لاکھ روپے یا تو وائسرائے کو بھیج دیئے گئے ہیں یا دوسرے امدادی کاموں پر صرف ہو چکے ہیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی